گناہوں کی معافی کے 10 اسباب

تالیف

حافظ جلال الدین قاسمی
فاضل دارالعلوم دیوبند، ایم اے میسور یونیورسٹی (انڈیا)

تخریج و تحقیق

مولانا محمد ارشد کمال

تقدیم

یوسف جمیل جامعی
(آندھرا پردیش)

تعلیق اور نظر ثانی

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
انجینئرنگ یونیورسٹی

مکتبہ افکارِ اسلامی

گناہوں کی معافی کے 10 اسباب

گناہوں کی معافی
کے دس اسباب

تالیف

حافظ جلال الدین قاسمی

فاضل دارالعلوم دیوبند، ایم اے میسور یونیورسٹی (انڈیا)

تقدیم

یوسف جمیل جامعی

(آندھرا پردیش)

تخریج وتحقیق

مولانا محمد ارشد کمال

تعلیق اور نظر ثانی

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انجینئرنگ یونیورسٹی



سعدیہ اسلامک ایجوکیشنل ٹرسٹ

کی طرف سے یہ کتاب فی سبیل اللہ تقسیم کی گئی ہے۔

نام کتاب	:	گناہوں کی معافی کے دس اسباب
مؤلف	:	حافظ جلال الدین قاسمی
تخریج وتحقیق	:	مولانا محمد ارشد کمال
نظر ثانی	:	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
اشاعت اول	:	اکتوبر، ۲۰۱۴ء
صفحات	:	۴۸
مطبع	:	مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس، لاہور
ناشر	:	مکتبہ افکارِ اسلامی



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 37232369 - 042-37244973

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔پاکستان فون:2641204 - 041-2631204

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com www.facebook.com/maktabaislamiapk

فہرست مضامین



حرفِ اول

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے انھیں خود ہی قرآنِ مجید میں بتا دیا کہ وہ ان کی غلطیاں کس طرح معاف کرتا ہے، اس نے اپنے نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کے ذریعے اس سلسلے میں راہنمائی کردی ہے۔قرآن وحدیث میں ان اعمال کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جن کے سرانجام دینے سے اہل ایمان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چند قرآنی مقامات اور اعمال ملاحظہ کیجیے:

۱: اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانا اور اطاعت واتباع کرنا۔

(التحریم : ۲۸؛ الاحقاف : ۳۱؛ یس : ۱۱؛ آل عمرٰن : ۳۱؛ الحجرات : ۱٤)

۲: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا۔

(الانفال : ۲۹؛ الاحزاب:۷۱؛ الطلاق:٦٥؛ التحریم : ۲۸؛ نوح : ۳۔٤؛ یس:۱۱ ؛محمد:۱۵)

۳: قلبی خلوص اور قبول اسلام کا جذبہ،صداقت پیش کرنا اور سچ کو تسلیم کرنا۔ سچی اور کھری بات کرنا۔ (الانفال:۷۰؛ طه : ۷۳؛ الزمر : ۳۳۔۳۵ ؛ الاحزاب : ۷۱)

۴: اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا،اس کی طرف رجوع کرنا، اس کی فرمانبرداری کرنا۔

(الزمر : ۵۳ ، ٥٤)

۵: جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں طبعی موت آنا یا شہید ہونا۔

(الصف : ۱۱۔۱۲؛ النساء : ۹۵۔۹٦ ، ۱۰۰؛ آل عمرٰن:۱۵۷)

۶: اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔ (البقرة : ۲۷۱؛ التغابن:۱۷)

۷: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔ (نوح : ۳۔٤)

۸: عفو و درگزر کرنا۔ (النور : ۲۲؛ النساء : ۱٤۹؛ التغابن : ۱٤)

۹: استغفار کرنا، گناہوں کا اعتراف کرنا، توبہ کرنا۔ (البقرة : ۱۹۹؛ آل عمرٰن : ۸۹، ۱۳۵ ،

۱۹۳۔۱۹۵؛ النساء : ۱۱۰؛ المزمل:۲۰؛ التوبة:۱۰۲؛ المائدة: ۳۹، ۷۵؛ الانعام : ٥٤؛ الاعراف : ۱۵۳؛ النور : ٥)

۱۰: **نیک لوگوں سے دعا کروانا یا نیکوں کا دوسروں کے لیے دعائے مغفرت کرنا۔**

(النساء : ٦٤؛ یوسف : ۹۷۔۹۸؛ التوبة : ۹۹؛ الممتحنة : ۱۲؛ المؤمن : ۷؛ الشوریٰ : ٥)

۱۱: **ظلم و زیادتی کے ازالے کے لیے نیکی کرنا۔**(النمل : ۱۱)

۱۲: **نیک اعمال کرنا۔**(هود:۱۱٤؛فاطر:۷؛الانفال:۲۔٤؛الفرقان:۷۰)

۱۳: **کبیرہ گناہوں سے بچنا۔**(النجم:۳۲)

۱۴: **اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا۔**(البقرة:۲۱۸؛النحل:۱۱۰)

۱۵: **اللہ کی راہ میں صبر واستقامت اختیار کرنا۔**(النحل:۱۱۰)

۱۶: **عاجزی وانکساری اختیار کرنا اور اللہ کی طرف رجوع کرنا۔**(بنی اسراء یل:۲٥)

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے بتا دیا کہ وہ کن گناہوں اور کس قسم کے لوگوں کو معاف نہیں کرے گا۔(مثلاً دیکھیے النساء:٤٨، ۱۱٦، ۱۳۷، ۱٦۸؛التوبة:۸۰؛محمد:۳٤؛ المنٰفقون:٦)

احادیثِ مبارکہ میں بہت سے اعمال ایسے ذکر کیے گئے ہیں کہ جن کے کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، مثلاً نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں، جمعہ آئندہ جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔(مسلم، الطهارة، الصلوات الخمس و الجمعة......، ح: ۲۳۳)

جن نیک اعمال سے گناہ معاف ہوتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

۱: **نماز کے لیے سنت کے مطابق اہتمام سے وضو کرنا۔**

(مسلم:۲۲۹، ۲٤٤، ۲٤٥، ۲٥۱؛ابن خزيمة:۱٤۸۹)

۲: **نماز کی سنت کے مطابق ادائیگی اور پابندی۔**(بخاری:٥۲۸؛ مسلم : ۲۲۸، ۲۳۱، ٦٥٤، ۸۳۲، ۲۷٦٤؛ صحیح سنن ابوداوٗد: ٤۲٥؛صحیح سنن نسائی: ۱٤٤؛ مسند احمد: ٥/ ۱۷۹)

۳: نماز میں سورۃ الفاتحہ کے آخر میں اٰمین کہنا۔ (بخاري:۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲)

۴: سمع الله لمن حمده کا جواب دینا۔ (بخاري:۷۹٦)

۵: سجدہ کرنا۔ (مسلم:٤۸۸؛مسنداحمد:۵/ ۱٤۸؛صحيح ابن ماجة: ۱٤۲۲، ۱٤۲٤)

٦: یکسوئی کے ساتھ دو رکعت تحیۃ الوضوء ادا کرنا۔ (صحيح سنن ابوداوٗد: ۹۰۵)

۷: نمازِ جمعہ ادا کرنا۔ (بخاري: ۹۱۰؛مسلم: ۲۳۳، ۸۵۷؛صحيح سنن ابوداوٗد: ۱۱۱۳)

۸: رات کی نماز (نمازِ تہجد، نمازِ تراویح) ادا کرنا۔

(بخاري:۳۵، ۳۷؛صحيح سنن ترمذي:۳۵٤۹)

۹: رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاري:۳۸؛مسلم: ۲۳۳، ۸۵۷؛مسنداحمد۳/ ۵۵)

۱۰: یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کا روزہ رکھنا۔ (صحيح سنن ترمذي : ۷٤۹)

۱۱: یوم عاشوراء (۱۰ محرم) کا روزہ رکھنا۔ (صحيح سنن ترمذي:۷۵۲)

۱۲: بیت اللہ کا حج کرنا۔ (بخاري:۱۵۲۱؛مسلم:۱۲۱؛صحيح سنن ترمذي:۸۱۱)

۱۳: عمرہ ادا کرنا۔ (بخاري:۱۷۷۳؛صحيح سنن ترمذي:۸۱۰)

۱۴: حجر اسود اور رکنِ یمانی کو چھونا۔ (صحيح سنن ترمذي:۹۵۹؛صحيح ابن خزيمة:۲۷۲۹)

۱۵: اللہ کی راہ میں شہید ہونا۔

(مسلم:۱۸۸۵، ۱۸۸٦؛مسنداحمد:٤/ ۱۸۵؛دارمي:۲٤۱۱)

۱٦: اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تمجید کرنا۔ ذکر و تلاوت کی مجلس میں بیٹھنا۔ (بخاري: ٦٤۰۳، ٦٤۰۵؛مسلم:۵۹۷، ۲٦۹۷، الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، فضل مجالس الذكر؛ صحيح سنن ترمذي:۳٤٦۰، ۳۵۳۳، ۳۵۳٤؛ مستدرك حاكم : ۱۸۸٦)

۱۷: سورۃ الملک کی تلاوت کرنا۔ (صحيح سنن ترمذي:۲۸۹۱)

۱۸: مجلس سے اٹھنے کی دعا پڑھنا۔

(صحيح سنن ابوداوٗد: ٤۸۵۹؛صحيح سنن ترمذي:۳٤۳۳؛صحيح سنن نسائي:۱۲۷۵)

۱۹: بازار میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا۔ (صحيح سنن ترمذي:۳٤۲۸)

۲۰: کھانا کھانے کے بعد کی دعا پڑھنا۔ (صحيح سنن ابوداؤد:٤٠٢٣)

۲۱: نیا کپڑا پہننے کے بعد کی دعا پڑھنا۔ (صحيح سنن ابوداؤد:٤٠٢٣)

۲۲: توبہ واستغفار کرنا۔ (صحيح سنن ابوداؤد: ١٥١٧؛صحيح سنن ترمذى: ٤٠٦ ، ٣٣٣٤ ، ٣٥٤٠ ، ٣٥٧٧؛مستدرك حاكم:٧٦٧٥)

۲۳: پریشانیوں، مشکلات اور مصائب پر صبر کرنا۔ جرم کی سزا دنیا میں مل جانا۔

(بخاری:٥٦٤٠ ، ٥٦٤١ ، ٥٦٤٧ ، الايمان ، باب:١٨؛مسلم:٢٥٧٢ ، ٢٥٧٥)

۲۴: برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کرنا۔

(بخاری:٤٦٨٧؛صحيح سنن ترمذى:١٩٨٧ ، ٣١١٥)

۲۵: صدقہ کرنا۔ (صحيح ابن ماجة:٣٩٧٣؛مسنداحمد:٥/ ٢٣١)

۲۶: مخلوق پر ترس کھانا۔ (بخاری:٦٠٠٩)

۲۷: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا۔ (بخاری:٢٤٧٢)

۲۸: اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا۔ (مسلم:١٢١)

۲۹: مسلمان بھائی سے ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا۔ (صحيح سنن ابوداؤد: ٥٢١٢)

۳۰: اسلام کی حالت میں بالوں کا سفید ہونا۔ (صحيح سنن ابوداؤد: ٤٢٠٢)

۳۱: میت کے عیوب کی پردہ پوشی کرنا۔ (مستدرك حاكم:١٣٠٧)

۳۲: نماز کے لیے اذان دینا۔ (صحيح سنن ابوداؤد: ٥١٥؛صحيح سنن نسائى:٦٤٣)

۳۳: نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا۔ (صحيح سنن نسائى:١٢٣٠)

حافظ جلال الدین قاسمی ﷾ کی کتاب کی اس اشاعت کو تخریج، تحقیق، اضافہ جات، تعلیقات اور نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا ہے، جس سے کتاب کی افادیت اور استنادی حیثیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ اس اشاعت کی اضافی خوبیاں درجِ ذیل ہیں:

۱: کتاب کا نام 'گناہوں کی معافی کے دس اسباب' رکھا گیا۔

۲: پروف ریڈنگ کی اغلاط کی تصحیح کی گئی۔

۳: آیات کی کمپوزنگ کی بجائے قرآن کی اصل کتابت لگائی گئی۔

۴: تمام آیات کے حوالہ جات درج کیے گئے، نیز سورتوں کے نمبر شمار بھی لکھ دیے گئے۔

۵: قولی احادیث پر اعراب لگائے گئے۔

۶: احادیث کی تخریج وتحقیق کی گئی۔

۷: تعلیقات لگائی گئیں اور کچھ مقامات پر معمولی حک واضافہ بھی کیا گیا۔

۸: بعض عنوانات کی ترتیب میں بھی معمولی تقدیم وتاخیر کی گئی۔

اس اشاعت کے مزید لفظی ومعنوی محاسن کا اندازہ قارئین کرام ہی لگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف، محقق، راقم الحروف اور جملہ معاونین کی اس محنت اور کاوش کو قبول کرے۔

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
ایسوسی پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی



مقدمہ

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''الجواب الکافی'' میں وہ پچاس سزائیں گنوائی ہیں جو بندے کو اُس کے گناہوں کی وجہ سے دنیا و آخرت میں دی جاتی ہیں۔ یہ ایک مفید اور طویل بحث ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی کتاب وسنت کی روشنی میں دس ایسے اسباب گنوائے ہیں جنھیں اختیار کرنے سے گنہگار بندے پر صادر ہونے والی سزائیں کالعدم ہوسکتی ہیں' مثلاً توبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بندے کے تمام گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵۳﴾

(الزمر: ۳۹/ ۵۳)

''فرما دیجیے کہ اے میرے (اللہ کے) بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ واقعی وہ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔''

اسی طرح استغفار کا معاملہ بھی ہے کہ طلبِ مغفرت پر اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا وعدہ کیا ہے:

﴿وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰﴾ (المزمل: ۷۳/ ۲۰)

''اور اللہ سے استغفار کرو، یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔''

زیرنظر رسالہ میرے رفیق گرامی مولانا حافظ جلال الدین قاسمی حفظہ اللہ نے مرکز اسلامی کرنول (آندھرا پردیش) میں قیام کے دوران قلمبند کیا تھا۔

مولانا قاسمی کا مطالعہ کافی وسیع ہے، خاص طور پر علمائے سلف کی کتابوں کا مطالعہ ان کا

محبوب مشغلہ ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور امام ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ کے یہ بڑے مدّاح ہیں۔ آپ نے کثرت سے انہیں پڑھا ہے۔ اس تناظر میں کتابچے کی افادیت اور معنویت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ کتابچہ اہمیت کا حامل اور وقیع ہے۔

مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ مولانا قاسمی تحریر وتقریر کے مردِ میدان ہیں، ان کی زبان و بیان میں بلا کی روانی اور ارتباط کی چاشنی ہوتی ہے۔ مولانا قاسمی جس موضوع پر بھی بولتے ہیں، خوب بولتے ہیں اور اسی طرح لکھتے بھی خوب ہیں۔ اس کے لئے احباب سے مشورہ بھی لیتے ہیں اور سینکڑوں کتابوں کو کھنگال ڈالتے ہیں۔ نیز ان کی تقریر وتحریر میں جامعیت اور خلوص کی صداقت کے ساتھ ساتھ ادبی چاشنی بھی نمایاں نظر آتی ہے۔

اس کتابچے میں گناہوں کی بخشش کے اسباب کی عام فہم انداز میں تفہیم کی گئی ہے۔ وقت کی تنگ دامانی کے جوشاکی ہیں، انہیں کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے کچھ ایسے ہی رسالے ہوا کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے مولانا کی سعی قابل مشکور ہے۔ ہمارا اردو داں طبقہ اور تعلیم یافتہ افراد نیز علماء وخطباء بھی ان نکات سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ رسالہ امیدوارانِ مغفرت کے لئے بارانِ رحمت ثابت ہو ۔

چھوٹی سی چھوٹی ہو نیکی تو اسے ہلکی نہ جان
رب کی بخشش کے لئے کوئی بہانہ چاہئے

خیراندیش

یوسف جمیل جامعی

آندھرا پردیش



عرضِ مؤلف

میں شہر کرنول (آندھرا پردیش) کے ان رفقاء کا بہت شکر گزار ہوں جنھوں نے مجھے مسجد مرکز اسلامی کرنول میں درسِ قرآن کے لئے بہ اصرار مدعو کیا۔ خوش فہم، خوش مذاق، شستہ ذوق احباب اور قرآن حکیم کے معارف واحکام جاننے کے شائقین کے جم غفیر کی شرکت نے میری طبیعت کو کافی متاثر کیا۔

مَیں نے اپنے باطن میں جھانکا تو نفس کو قتیل خواہشات اور قدموں کو راہِ تقویٰ میں سست خرام پایا، اورشعور کے رگ و ریشے میں غفلت کی برف جمی نظر آئی اور پچاس سال سے متجاوز بدن سرائے بوڑھی اور کتابِ زندگی کرم خوردہ ہو چلی ہے، احساسات کی سرحدیں ٹوٹ رہی ہیں، شمع جاں ہوا کی رہگزر میں ہے اور شجرِ حیات کی سبز خلعت پر زرد میل جمنے لگی ہے، نہ جانے کب اس بدن سرائے کی قرقی کا حکم آ جائے۔

یہ سب محسوس کر کے اپنا حال، ماضی سے بہت شرمندہ نظر آیا اوردل پر غبار یاس وقنوط چھانے لگا۔ مگر جب نظر آیت ﴿لَا تَقْنَطُوْا﴾ (الزمر: ۳۹/ ۵۳) پر پڑی تو روئے احساس پر بشاشت کے نشاں ظاہر ہوگئے کہ طلب عفو ہی وہ ذریعہ ہے جس سے ربِّ عَفُوٌّ کے سیلِ عفو میں فجور کے خس و خاشاک بہہ سکتے ہیں، اور دعا سلسبیلِ اثر میں غوطہ زن ہوسکتی ہے اور مغفرت الٰہی کے نور سے گناہوں کی تاریکیاں چھٹ سکتی ہیں۔

اس احساس نے میری توجہ اس طرف بھی منعطف کرائی کہ ان اسباب کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کردوں، جن سے مغفرتِ ربِّ غفور بندوں کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیتی ہے۔ کتاب و سنت پر گہری نظر ڈالنے کے بعد کئی اسباب معلوم ہوئے، ان میں سے دس اسباب کو اِس تحریر کی زینت بنایا گیا۔

ربِ غفور کے فضل نے یاوری کی اور دل و دماغ نے تحریر پر آمادگی ظاہر کردی، جس کے نتیجے میں یہ عجالہ پیشِ خدمتِ قارئین ہے۔

میں محبی محترم جناب یوسف جمیل جامعی حفظہ اللہ کے صاحبزادے جاوید اقبال جامعی اطال اللہ عمرہ کا بے حد شکرگزار ہوں کہ جنھوں نے ترجیحی بنیادوں پر اس کتابچے کی کمپوزنگ کر کے اشاعت کے لیے تیار کردیا۔

مؤلف

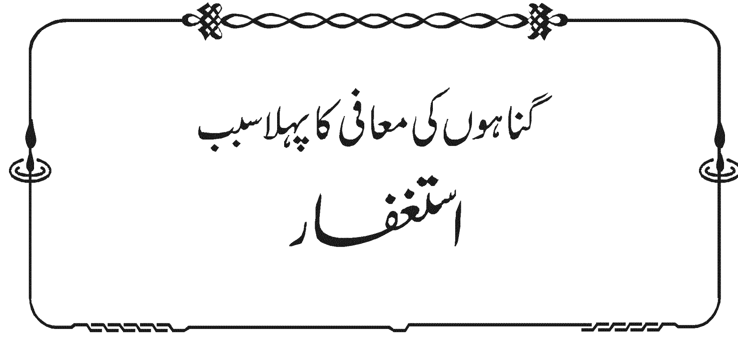
الراجی عفو ربہ

حافظ جلال الدین القاسمی

فاضل دارالعلوم دیوبند، ایم اے میسور یونیورسٹی

(انڈیا)





گناہوں کی معافی کا پہلا سبب

استغفار

استغفار کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے تاہم کچھ اوقات اس سلسلے میں خاص اہمیت کے حامل ہیں، ابو ہریرہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخَرِ یَقُوْلُ: مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهُ، مَنْ یَسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَهُ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهُ)) [1]

''ہمارا رب آسمانِ دنیا پر ہر رات نزول کرتا ہے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، تو فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے، مَیں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے، میں اس کی جھولی بھر دوں، کون ہے جو اِستغفار کرے یعنی گناہوں کی معافی مانگے تو میں اسے بخش دوں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۟ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۵﴾ (اٰل عمرٰن:۳/ ۱۳۵)

''جب ان سے کوئی فحش (ناشائستہ) کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے پھر وہ اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا گناہوں کو کون بخش سکتا ہے اور وہ جانتے بوجھتے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔''

استغفار کا خاص مہینہ

رمضان المبارک استغفار کا خصوصی مہینہ ہے، اس میں استغفار کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، اس شخص کی بدقسمتی ہی ہو گی جو اِس مہینے میں بھی اللہ کی رحمتوں سے محروم رہے۔ اس

[1] بخاری، الجمعة، الدعاء و الصلاة من اٰخر اللیل، ح:۱۱۴۵.

کے حصے میں بددعائیں ہی آتی ہیں۔ ❶

طلب عفو (معافی) کے لئے بہترین رات

جن راتوں میں شبِ قدر ہونے کا امکان ہو ان میں معافی کے لیے زیادہ دعا کرنی چاہیے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے پوچھا، اللہ کے رسول! اگر مجھے لیلۃ القدر ملے تو میں کیا دعا کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ)) ❷

''اللہ! بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، مجھے معاف کردے۔''

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کی پانچ طاق راتوں میں لیلۃ القدر کا تلاش کرنے والا مذکورہ دعا پڑھے۔ اس رات اللہ خصوصی طور پر بندوں کو معاف کرتا ہے۔

استغفار کے دیگر فوائد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى

---

❶ صحیح ابن خزیمة، الصیام، استحباب الاجتهاد فی العبادة فی رمضان لعل الرب عزوجل برأفته و رحمته یغفر للمجتهد قبل ان ینقضی الشهر و لایرغم بأنف العبد بمضی رمضان قبل الغفران، ح:۱۸۸۸؛ ترمذی، ح:۳۵٤٥، صحیح ابن حبان:۹۰٤؛ الادب المفرد للبخاری:٦٤٦ .

❷ ابن ماجة، الدعاء، الدعاء بالعفو و العافیة، ح:۳۸۵۰، اس حدیث کے راوی عبداللہ بن بریدہ کا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں، کما قال الدارقطنی (ارشد کمال)

البتہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''حسن صحیح'' لکھا ہے۔ (دیکھیے ترمذی، الدعوات، فی فضل سؤال العافیة و المعافاة، ح:۳۵۱۳)، حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی ابن ماجة (ح:۳۸۵۰) کی تخریج و تحقیق میں اس روایت کے بارے میں لکھا: اسناده صحیح ۱۹۲/۵، دارالسلام، لاہور (شہباز حسن)

اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ﴾ (ھود:۱۱/ ۳)

''تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اس سے توبہ کرو وہ مقررہ وقت تک متاعِ حسن اور ہر ذی فضل کو اپنا اور فضل عطا کرے گا۔''

وہ دنیا میں متاعِ حسن (اچھا سامان زندگی) سے اور مرنے کے بعد آخرت میں خصوصی فضل سے نوازے گا۔

سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝﴾ (نوح:۷۱/ ۱۰۔۱۲)

''میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگ لو، یقیناً وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برستی بارش اتارے گا، اور مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے گا، اور تمھیں باغات عطا کرے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔''

اسی طرح سیدنا ھود علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝﴾ (ھود:۱۱/ ۵۲)

''میری قوم! تم اپنے رب سے استغفار کرو اور توبہ کرو، وہ تم پر برسنے والا بادل بھیجے گا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھا دے گا اور تم گنہگار ہو کر روگردانی مت کرو۔''

استغفار کی دیگر برکات الٰہیہ کے ساتھ ساتھ قوت و طاقت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

سید الاستغفار

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ))[1]

''اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں، جتنی میری استطاعت ہے میں اپنے تمام اعمال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میرے اوپر تیری جتنی نعمتیں ہیں، میں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے تمام گناہوں کا معترف ہوں لہٰذا مجھے بخش دے۔ اس لئے کہ تیرے علاوہ گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ))[2]

''جو اسے یقین کے ساتھ دن میں پڑھے اور اسی دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو جنتی ہے۔ اور جو اسے یقین کے ساتھ رات میں پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے انتقال کر جائے تو جنتی ہے۔''



---

[1] بخاری، الدعوات، افضل الاستغفار، ح:٦٣٠٦.

[2] ایضاً.

گناہوں کی معافی کا دوسرا سبب

توبہ اور رجوع الی اللہ

عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق انسان پیدائشی گنہگار ہے۔ مگر مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان پیدائشی گنہگار نہیں۔ بلکہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، وہ گناہوں سے بالکل پاک پیدا ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَثَلِ الْبَهِيْمَةِ تَنْتِجُ الْبَهِيْمَةَ هَلْ تَرٰى فِيْهَا جَدْعَاءَ)) [1]

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بنادیتے ہیں، یا نصرانی بنادیتے ہیں یا مجوسی بنا دیتے ہیں، جیسے چوپایہ سے جب چوپایہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم اس میں کوئی کان کٹا دیکھتے ہو؟''

یہی وجہ ہے کہ مشرک کا بچہ بھی اگر بچپن میں فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔ ☆

---

[1] بخاري ، الجنائز ، ما قيل في أولاد المشركين ، ح:١٣٨٥ .

☆ مشرکین کی اولاد کے متعلق محتاط مؤقف یہی معلوم ہوتا کہ ان کے بارے میں سکوت اور توقف کرنا چاہیے جیسا کہ صحیح بخاری (ح:۱۳۸۴) میں بھی ہے۔ (محمد ارشد کمال)

حافظ ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ نے اپنی ایک کتاب کے آخر میں مکلّف مخلوق کے آخرت میں اٹھارہ مراتب اور طبقات بیان کیے ہیں، ان میں سے ایک طبقہ کفار و مشرکین کے فوت ہونے والے بچوں کا ہے۔ ان کے بارے میں انھوں نے نو نقطہ ہائے نظر بیان کیے ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے: (۱) ان کے بارے میں توقف کرنا چاہیے۔ (۲) وہ دوزخ میں جائیں گے۔ (۳) وہ جنتی ہیں۔ (۴) وہ اعراف میں ہوں گے۔ (۵) وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہیں۔ (۶) اہل جنت کے خادم اور غلام ہوں گے۔ (۷) جو حکم ان کے والدین پر لگایا جائے گا وہی ان پر لاگو ہوگا۔ والدین کے لیے جنت تو ان کے لیے بھی جنت، والدین کے لیے جہنم تو ان کے لیے بھی یہی فیصلہ ہوگا۔ (۸) میدانِ حشر میں انھیں آزمایا جائے گا۔ ان کی طرف اور ان کے علاوہ جنھیں دعوتِ اسلام نہ پہنچی ہوگی ان کی طرف اللہ تعالیٰ رسول بھیجے گا۔ ان میں سے جو لوگ رسول کی اطاعت کریں گے جنت میں داخل ہوں گے اور جو معصیت کریں گے ان کے لیے جہنم کا عذاب ہوگا۔ (۹) وہ مٹی ہو جائیں گے۔ (دیکھیے طریق الھجرتین و باب السعادتین (خوش نصیبی کی راہیں)، ص:۱۵۹، مترجم و ملخص: شہباز حسن) ابنِ قیم رحمہ اللہ نے آٹھویں مؤقف کو ترجیح دی ہے۔ (شہباز حسن)

انسان غلطیوں کا پتلا ہے، ہاں معصیت کی کمیت و کیفیت میں تفاوت ہوسکتا ہے۔ نیز انسان کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے، جس کا ایک سبب توبہ ہے۔ توبہ کا لغوی معنی ''لوٹنا'' ہے اور اصطلاحی معنی ہے سیئات سے حسنات کی طرف لوٹنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾

(النور:٢٤/ ٣١)

''تم سب لوگ اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم کامیابی سے ہمکنار ہوسکو۔''

اس آیت کریمہ میں فلاح کو توبہ پر معلق کیا گیا ہے۔ اور تعلیق المسبب بسببہ ہے اور لفظ لعلّ لایا گیا جو ترجّی پر دلالت کرتا ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کامیابی کی امید صرف توبہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (الحجرات:٤٩/ ١١)

''اور جو توبہ نہیں کرتے وہی ظالم ہیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کی دو قسمیں بیان کی ہیں؛ ایک توبہ کرنے والا، دوسرا ظالم۔ تیسری کوئی قسم نہیں۔

توبہ کا دروازہ کھلا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝﴾ (النساء:٤/ ١٧-١٨)

''اللہ انہیں لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو جہالت (نادانی) سے گناہ کر بیٹھیں،

پھر قریب ہی توبہ کرلیں تو اللہ بھی ان کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ اللہ بڑے علم اور حکمت والا ہے۔ ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہے: میں نے اب توبہ کی۔ نہ ان کی توبہ جو کفر پر ہی مرجائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے۔''

آیت میں آنے والے لفظ جَهَالَةٍ سے کیا مراد ہے! یہاں جہالت سے مراد گناہ ہے، خواہ لاعلمی میں کیا جائے یا جان بوجھ کر۔ [1]

ضحاک اور مجاہد نے فرمایا کہ جہالت سے مراد عمد ہے یعنی جان بوجھ کر گناہ کرلینا۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (النحل:١٦/ ١١٩)

''جن لوگوں نے لاعلمی کی بنا پر برا کام کرلیا، پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کی، تو یقیناً آپ کا رب ان کے لیے ان کی توبہ کے بعد بہت معاف کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾ (التوبة : ٩/ ١٠٤)

''کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے۔ اور اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔''

ترکِ معاصی اور اپنی اصلاح سچی توبہ کی اہم شرط ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے خالص توبہ کرنے کا حکم دیا ہے، نیز اس کے فوائد بھی بیان کیے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] تفسیر الطبری ، تحت الآية .

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ﴾ (التحريم:٦٦/ ٨)

''ایمان والو!اللہ کے سامنے سچی اور خالص توبہ کرو، قریب ہے کہ تمھارا رب تمھارے گناہ مٹا دے اور تمھیں ان جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اُس دن اللہ نبی کو اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو رُسوا نہ کرے گا، ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ وہ کہہ رہے ہوں گے: ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا کر اور ہماری مغفرت کر دے، یقیناً تُو ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔''

حالتِ نزع میں توبہ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((اِنَّ اللّٰهَ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ)) [1]

''بے شک اللہ بندے کی توبہ اس کے غرغرہ (کی ابتدا) سے پہلے قبول کرتا ہے۔''

غرغرہ یہ ہے کہ مرنے کے قریب آدمی کے منہ میں کوئی پتلی چیز ڈالی جائے اور وہ اسے منہ میں ایرے پھیرے مگر حلقوم کے نیچے نہ اتار سکے۔

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے وقت توبہ

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) [2]

---

[1] ابن ماجة ، الزهد، ذكر التوبة، ح:٤٢٥٣ .

[2] مسلم ، الذكر، استحباب الاستغفار......ح:٢٧٠٣ .

’’جو شخص توبہ کر لے اس سے پہلے کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہو تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔‘‘

بدعتی کی توبہ

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَدَعَ بِدْعَتَهُ)) [1]

’’یقیناً اللہ نے ہر بدعتی سے توبہ کو چھپا دیا ہے، جب تک وہ اپنی بدعت چھوڑ نہ دے۔‘‘

ایمانِ یاس (مایوسی کے وقت کا ایمان)

ایمانِ یاس (مایوسی کے وقت کا ایمان) معتبر نہیں (ایسے موقعہ کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی)، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ (المؤمن:٤٠/ ٨٥)

’’تو ہمارے رب کے عذاب کے دیکھ لینے کے بعد ایمان نے انھیں نفع نہ دیا،☆ اللہ نے اپنا معمول یہی مقرر کر رکھا ہے جو اس کے بندوں میں برابر چلا آ رہا ہے۔ اور اس جگہ کافر خائب و خاسر ہوئے۔‘‘

---

[1] صحیح الترغیب و الترھیب للالبانی، ح:٥٤؛ معجم الاوسط للطبرانی، ح:٤٢٠٢.

☆ جب فرعون غرق ہونے لگا تو اس نے ایمان لانے کا اعلان کر دیا مگر اس ایمان کا کوئی فائدہ نہ ہوا، اس کے اقرارِ ایمان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝﴾ (یونس:١٠/ ٩١) ’’اب! (ایمان لاتا ہے، اب تو وقت گزر چکا ہے) اس سے پہلے تو تُو نے نافرمانی کی اور تُو فساد کرنے والوں میں سے تھا۔‘‘ (شہباز حسن)

شرائط توبہ

(۱)......ھی الندم علی ما سلف منه فی الماضی

گزشتہ گناہوں پر ندامت ☆

(۲)......الاقلاع عنه فی الحال

حال میں گناہ سے دوری ☆ا

(۳)......والعزم علی ان لا یعاوده فی المستقبل

مستقبل میں گناہ نہ کرنے کا عزم ☆ب

توبہ کی تین قسمیں

گناہوں سے توبہ دل سے کرے اور زبان سے کرے، ان دونوں کے ساتھ عملی توبہ بھی ہونی چاہئے۔ عملی توبہ کی شکل یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں صدقہ دے۔ گناہ کے بعد اس کا اعتراف ایسا ہے جیسے ایک آدمی گڑھے میں گر گیا، اب وہ اپنے گرنے کو محسوس کرے۔ دوسرے گناہ پر شرمسار ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ اس گڑھے کو بری جگہ سمجھتا ہے پھر صدقات و خیرات سے اس کی تلافی کرنا گویا گڑھے سے نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا ہے۔

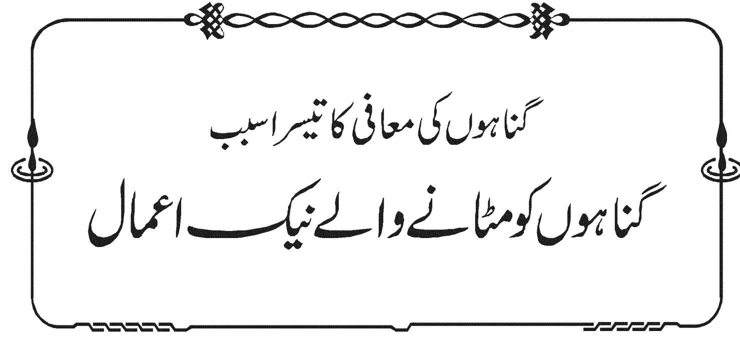


☆ اگر انسان توبہ کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ جو گناہ اس نے پہلے کیے ہوں ان پر پشیمان ہو۔

☆ا: جس گناہ سے انسان توبہ کرنا چاہتا ہو وہ اس گناہ کو ترک بھی کر دے۔

☆ب: توبہ کے وقت آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے، تاہم اگر بشری تقاضے سے پھر معصیت کا مرتکب ہو جائے تو پھر توبہ کر لے۔

ملاحظہ:......گناہ کا تعلق اگر حقوق العباد سے ہو تو جس شخص کی حق تلفی کی ہو اُس کی حتی الامکان تلافی کرے، مثلاً چور اگر توبہ کرنا چاہتا ہو تو مسروقہ مال واپس کر کے توبہ کرے۔ البتہ بعض اوقات صاحبِ حق سے معافی مانگنا ممکن نہیں ہوتا، مثلاً جس انسان پر ظلم و زیادتی کا مرتکب ہوا وہ شخص فوت ہو چکا ہو تو ظاہر ہے اس سے معذرت نہیں کی جا سکتی اور نہ اس سے معافی مانگی جا سکتی ہے۔ (شہباز حسن)



گناہوں کی معافی کا تیسرا سبب

گناہوں کو مٹانے والے نیک اعمال

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ ۚ۝۱۱۴﴾ (هود:۱۱/ ۱۱۴)

''دن کے دونوں سروں میں نماز قائم کریں اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَ يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ، اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ وَ كَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)) [1]

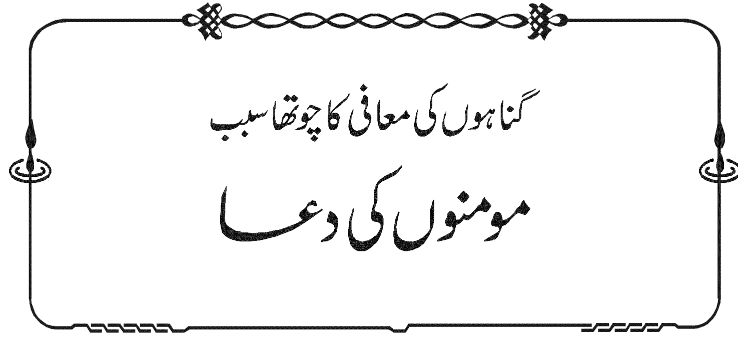
''کیا میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتادوں جن سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔☆ اور ان کے ذریعے درجات بلند کرتا ہے؟ تکلیف کے وقت بھی اچھی طرح وضو کرنا، مسجدوں میں دُور سے چل کر آنا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے ،یہی رباط ہے،یہی رباط ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ نے رباط کا معنیٰ الحبس علی الطاعة بتایا ہے۔یعنی یہی درحقیقت اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت پر نفس کو روکنا ہے۔

---

[1] مؤطا ، قصر الصلٰوة فی السفر ، انتظار الصلاة و المشی الیها ، ح:۳۹٦ .

☆ ''گناہوں کو مٹانے والے اعمال'' سے متعلق ہمارے فاضل دوست محمد ارشد کمال صاحب نے ایک مستقل کتاب بھی تحریر کی ہے جو کہ مطبوع ہے۔اس میں بیان کردہ اعمالِ صالحہ کا خلاصہ حرفِ اول میں پیش کر دیا گیا ہے۔ان اعمال کی تفصیل جاننے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید رہے گا۔(شہباز حسن)



گناہوں کی معافی کا چوتھا سبب

مومنوں کی دعا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (الحشر:۵۹/ ۱۰)

''اور (ان کے لئے)جو اُن کے بعد آئیں جو کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان والوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال اور اے ہمارے رب! بے شک تو شفقت کرنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَايُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ)) ❶

''اگر کوئی مسلم (موحد) فوت ہو جائے اور اس کی نماز جنازہ چالیس ایسے آدمی پڑھیں جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے تو اللہ اس میت کے حق میں ان کی سفارش قبول کرے گا۔''

نماز جنازہ میں کس چیز کی سفارش کی جاتی ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت پر نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا کرتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا . اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ . اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ

❶ ابو داؤد، الجنائز، فضل الصلاة على الجنائز......، ح:۳۱۷۰.

وَلَاتُضِلَّنَا بَعْدَهُ)) [1]

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور ہمارے مردہ کو، ہمارے حاضر اور ہمارے غائب کو، ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور ہماری عورت کو بخش دے۔ اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جسے تو موت دے ایمان پر موت دینا۔ اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)) [2]

''اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم کر اسے عافیت دے، اسے معاف کر دے اور اس کی مہمانی باعزت کر اور اس کے داخل ہونے کی جگہ وسیع کر دے اور اسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے، اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا، اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر، گھر والوں کے بدلے بہتر گھر والے اور بیوی کے بدلے بہتر بیوی عطا کر، اور اسے جنت میں داخل کر اور اسے قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے پناہ دے۔''

میت کے لیے ایک دعائے نبوی یہ ہے:

[1] ابن ماجة ، الجنائز ، ما جاء فی الدعاء فی الصلاةعلی الجنازة ، ح:١٤٩٨ .

[2] مسلم ، الجنائز ، الدعا للمیت فی الصلٰوة ، ح:٩٦٣ .

((اَللّٰھُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَان فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ . اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) [1]

''اے اللہ ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچا ،تو وفا اور حق والا ہے، پس اسے بخش دے اور اس پر رحم کر، یقیناً تو ہی بہت بخشنے والا بے حد مہربان ہے۔''

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ نمازِ جنازہ میں مردہ کے لئے بخشش کی سفارش بھی کی جاتی ہے۔

مشرکین کے لیے استغفار جائز نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١١٣﴾

(التوبة : ٩/ ١١٣)

''نبی کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ وہ شرک کرنے والوں کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا مانگیں، ☆ اگر چہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ وہ جہنمی ہیں۔''

---

[1] ابو داوٗد ، الجنائز ، الدعا للميت ، ح:٣٢٠٢؛ ابن ماجة؛الجنائز ، ماجا فى الدعا فى الصلوة على الجنازة ، ح:١٤٩٩ .

☆ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ آزر کے لیے دعائے مغفرت کرنا ایک وعدے کی بنا پر تھا، بعد ازاں انھوں نے یہ دعا ترک کر دی تھی۔(التوبۃ:١١٤) اسی لیے خلیل اللہ علیہ السلام کے اس عمل کو مسلمانوں کے لیے اسوہ قرار نہیں دیا گیا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ... اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ﴾ (الممتحنة:٦٠/ ٤) ''یقیناً تمھارے لیے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو اُن کے ساتھ تھے ایک اچھا نمونہ ہے.....مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا (تمھارے لیے نمونہ نہیں) کہ میں آپ کے لیے بخشش کی دعا ضرور کروں گا۔''(شہباز حسن)

ماں کے لئے طلبِ مغفرت کی اجازت نہ ملی!

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور اپنے اردگرد لوگوں کو بھی رُلا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا:

((اِسْتَـأْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَلَهَا فَلَمْ يُوْذَنْ لِیْ وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْـرَهَـا فَـاَذِنَ لِـیْ ، فَـزُوْرُوْا الْـقُبُـوْرَ فَـاِنَّهَـا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ)) [1]

''میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لئے مغفرت طلب کروں مگر مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ میں نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی گئی، لہٰذا تم قبروں کی زیارت کیا کرو، اس لئے کہ قبریں تمھیں موت یاد دِلاتی ہیں۔''☆



[1] مسلم ، الجنائز ، استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربه...... ، ح:٩٧٦ .

☆ موت کی یاد، فکرِ آخرت اور قبر والوں کے لیے دعائے مغفرت کی غرض سے قبروں کی زیارت کی جاتی ہے، جیسا کہ زیارت قبور کی دعاؤں سے بھی واضح ہوتا ہے، تاہم قبر والوں سے دعا کرنا یا ان سے کچھ مانگنا جائز نہیں۔ (شہباز حسن)

گناہوں کی معافی کا پانچواں سبب

میت کے لئے عمل

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ ، اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ)) [1]

''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل اس سے منقطع ہوجاتا ہے۔مگر تین چیزیں ایسی ہیں کہ موت کے بعد بھی انسان کو اُن کا فائدہ پہنچتا ہے؛ صدقۂ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو اُس کے لئے دعا کرے۔''☆

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝ وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ ﴾ (النجم:٥٣/ ٣٨۔٤٠)

''کوئی شخص کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور یہ کہ ہر انسان کے لئے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی ☆(اور یہ کہ بے شک اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔''

ان آیات سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن خوانی کا ثواب مردہ کو نہیں پہنچتا ہے، نہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت کو مردے کے لئے قرآن خوانی کی ترغیب دی، نہ کسی نص یا اشارۃ النص سے اس کی طرف رہنمائی کی۔اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ عمل منقول نہیں، اگر یہ عمل، عملِ خیر ہوتا تو صحابہ اسے ضرور کرتے ۔عبادات میں اصل منع ہے یہاں تک کہ اس کے کرنے کی دلیل آجائے، عبادات میں رائے وقیاس کی کوئی گنجائش نہیں۔

---

[1] مسلم، الوصية، مايلحق الانسان من الثواب......، ح:١٦٣١ .

☆ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کے بعض اعمال ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کا اس کے فوت ہو جانے کے بعد بھی اسے فائدہ پہنچتا رہتا ہے، لوگوں کے اعمال اور آثار دونوں کو لکھا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ﴾ (یٰسٓ:٣٦/ ١٢) ''اور ہم لکھ رہے ہیں جو عمل انھوں نے آگے بھیجے اور ان کے چھوڑے ہوئے نشان بھی۔'' یعنی ان کے چھوڑے ہوئے نشانات کو بھی لکھا جاتا ہے۔(شہباز حسن)

☆ (: اس اصول کو بعض لوگ دنیوی معاملات پر منطبق کرتے ہیں، حالانکہ یہ آخرت کے بارے میں ہے جیسا کہ اگلی آیت میں واضح کیا گیا ہے۔ البتہ دنیا میں عموماً ویسا ہی نتیجہ نکلتا ہے جیسا انسان کا عمل ہوتا ہے، لیکن ضروری نہیں کہ ہر انسان کو اُس کی محنت کا پھل دنیا میں ملے۔(شہباز حسن)

گناہوں کی معافی کا چھٹا سبب

شفاعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَ اِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)) [1]

''ہر نبی کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے تو ہر بنی نے وہ دعا دنیا ہی میں مانگ لی اور میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لئے چھپا رکھا ہے۔ ☆ تو یہ سفارش اس کے حق میں قبول ہونے والی ہے، جس نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا ہوگا۔'' ☆ا

---

[1] مسلم ، الایمان، اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوة الشفاعة لامته، ح:۱۹۹ .

☆ امام طحاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: و الشفاعة التی ادخرها لهم حق، کما روی فی الاخبار ''اس امت کے لیے آپ کی ذخیرہ کردہ شفاعت درست ہے، جیسا کہ احادیث میں ہے۔'' اس کی شرح میں ڈاکٹر محمد بن عبدالرحمٰن الخمیس لکھتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شفاعت کریں گے اس کی کئی اقسام ہیں؛ ان میں سے سب سے بڑی شفاعت وہ ہے جو آپ سب اہل محشر کے لیے کریں گے، یہاں تک کہ اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا، اللہ آپ سے فرمائے گا:......اِشْفَعْ تُشَفَّعْ...... (بخاری، التوحید، کلام الرب عزوجل، ح:۷۵۱۰؛ مسلم، الایمان، ادنی اهل الجنة منزلة فیها، ح:۳۲٦) ''آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔'' یہ شفاعت بلاشک وشبہ ثابت ہے، یہ ایسا حق ہے جس میں ذرا بھی خلافِ حقیقت بات نہیں، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان لوگوں کے بارے میں ہوگی جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی۔ ایک شفاعت وہ بھی ہے جو آپ اُن لوگوں کے لیے کریں گے جنھیں جہنم میں داخل کرنے کا حکم دیا جا چکا ہوگا، تاہم وہ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ آپ کی ایک شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو جنت میں داخل ہوں گے تاہم آپ کی شفاعت سے ان کے استحقاق سے بڑھ کر اونچا درجہ عطا کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان لوگوں کے بارے میں بھی ہوگی جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ کی شفاعت عذاب کے مستحق لوگوں سے عذاب ہلکا کرنے کے بارے میں بھی ہوگی۔ آپ کی شفاعت تمام مومنوں کے جنت میں داخلے کے لیے بھی ہوگی۔ ⇦⇦⇦

⇦⇦⇦ آپ کی شفاعت آپ کی امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے بھی ہوگی جنھیں جہنم سے نکالا جائے گا۔شفاعت کی یہ تمام انواع آپ ﷺ کے لیے صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔البتہ سفارش صرف اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ﴾ (الزمر:۳۹/ ٤٤) ''فرما دیجیے! شفاعت ساری کی ساری اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔'' ...... (نیز دیکھیے الانبیاء:۲۱/ ۲۸ ؛سبأ:٣٤/ ۲۳)تو ثابت ہوا کہ شفاعت درست اور حق ہے مگر یہ صرف اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی۔(شرح العقیدۃ الطحاویۃ المیسر ، ص:٤٦ ، ٤٧) اس شرح کا اردو ترجمہ راقم الحروف کی طرف سے ماہنامہ دعوۃ التوحید میں شائع کیا جا رہا ہے۔(شہباز حسن)

☆ (: نبی ﷺ نے شرک کے تمام مظاہر سے بچنے کی تلقین کی۔شرک کی ممانعت کے ساتھ ساتھ اس کے مہلک نقصانات بھی واضح کیے۔آپ ﷺ نے یہ خبر بھی دی کہ اس امت میں بھی شرک در آئے گا۔مقصود یہ تھا کہ امت متنبہ ہو جائے اور کہیں اپنے اعمال برباد نہ کر بیٹھے۔آپ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:((لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَ اِنْ قُتِلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ)) (احمد٥/ ۲۳۸) ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔'' اگر مسلمانوں میں ارتکابِ شرک کا امکان نہ ہوتا تو قرآن و حدیث میں انھیں شرک سے منع نہ کیا جاتا! آج کچھ لوگ فاسد تاویلات اور آیات و احادیث کی معنوی تحریفات کے ذریعے شرک کے چور دروازے کھول رہے ہیں۔شرک کو توحید ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔تفصیل کے لیے دیکھیے توحید وشرک اور مغالطہ انگیزیاں۔(شہباز حسن)

گناہوں کی معافی کا ساتواں سبب

مشکلات ومصائب

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْکَةٍ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً)) ❶

''کسی مومن کو کوئی کانٹا چبھ جائے یا اس سے بڑی کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند کرتا ہے، یا اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف کرتا ہے۔''☆

---

❶ مسلم، البر والصلة، ثواب المؤمن فيما يصيبه......، ح:٢٥٧٢.

☆ مشکلات ومصائب میں خیر وبرکت کے بہت سے پہلو پوشیدہ ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ﴾ (اٰل عمرٰن: ٣/ ١٩٥) ''تو وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انھیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور وہ لڑے اور قتل کیے گئے، یقیناً میں ان سے ان کی برائیاں ضرور دُور کردوں گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جس مسلمان کو بیماری یا اس کے علاوہ کسی اور چیز کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس کے گناہ ایسے ہی گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔''(بخاری، ح: ٥٦٦٠) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَاسَقَمٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّی الْهَمَّ یَهُمُّهُ إِلَّا کَفَّرَ مِنْ سَیِّاٰتِهِ)) (بخاری، ح: ٥٦٤١۔ مسلم، ح: ٢٥٧٣) ''مومن کو جو بھی درد، تھکاوٹ، بیماری اور پریشانی پہنچتی ہے حتیٰ کہ وہ غم جو اُسے پریشان کرتا ہے تو اللہ ان کے عوض اس کی خطائیں معاف کردیتا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم سائب یا اُم مسیّب کے پاس گئے اور فرمایا:''ام سائب! یا اے ام مسیّب! آپ کانپ رہی ہیں! کیا بات ہے؟ اس نے کہا: مجھے بخار ہے، اللہ اسے برکت نہ دے! آپ نے فرمایا: بخار کو گالیاں مت دیں، یہ اولادِ آدم کی خطائیں اسی طرح صاف کردیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل دُور کردیتی ہے۔''(مسلم، ح: ٢٥٧٥) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهِ وَ وَلَدِهِ وَ مَالِهِ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَ مَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ))(ترمذي، ح: ٢٣٩٩) ''مومن مرد وعورت اپنے نفس، اولاد اور مال کی آزمائش میں مبتلا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کو اِس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔'' دیکھیے ہماری کتاب، پریشانیوں اور مشکلات کا حل، ص:٥٤۔٥٥ (شہباز حسن)

گناہوں کی معافی کا آٹھواں سبب

غلطی پر شرمندگی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾ (القصص:۲۸/ ۱۵)

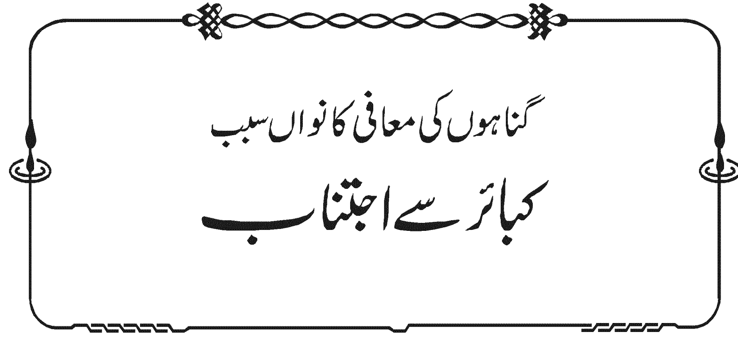
''اور وہ (موسیٰ علیہ السلام) ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے، یہاں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا، ایک تو ان کے ساتھیوں میں سے تھا، دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو موسیٰ کے رفیق نے دشمن کے خلاف ان سے فریاد کی تو موسیٰ نے اسے مکہ مارا جس سے وہ مرگیا۔ موسیٰ کہنے لگے: یہ تو شیطانی کام ہے، بے شک شیطان دشمن اور بھٹکانے والا ہے۔ پھر دعا کی کہ اے میرے رب! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھے معاف کردے، اللہ نے انہیں بخش دیا۔ بے شک وہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔''

آیات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ انجانے میں کوئی خطا ہو جائے تو بہر حال وہ خطا ہے مگر اللہ اسے معاف کردیتا ہے۔ ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ قَدْ تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأَ وَ النِّسْيَانَ وَ مَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ)) [1]

''اللہ نے میری وجہ سے میری امت سے (تین چیزیں) خطا، نسیان، اور جبر سے کروایا گیا کام معاف کردیا ہے۔''

[1] ابن ماجة ، الطلاق ، طلاق المكره و الناسى ، ح:۲۰۴۳ .



گناہوں کی معافی کا نواں سبب

کبائر سے اجتناب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا﴾ (النساء:٤/ ٣١)

''اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے، جن سے تمھیں روکا گیا ہے تو ہم تمھارے چھوٹے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے۔ ☆اور تمھیں عزت و بزرگی کی جگہ میں داخل کریں گے۔''

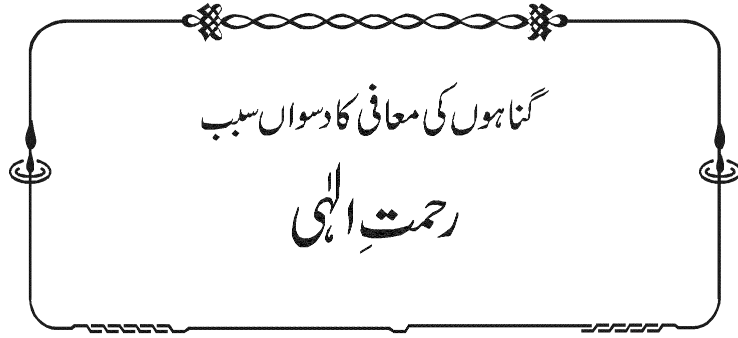
گناہ کبیرہ کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے ☆(بعض کا قول ہے کہ گناہِ کبیرہ وہ ہے جس پر کوئی حدِ شرعی ہو یا اس کے کرنے والے پر لعنت کی گئی ہو یا اس عمل پر جہنم یا کسی اور سزا کی وعید بتائی گئی ہو۔ ☆ب

☆ قرآن و حدیث کی تعلیمات سے معلوم ہوتا کہ بعض گناہ کبیرہ اور بعض صغیرہ ہوتے ہیں۔اس آیت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔نیز دیکھیے سورۃ النجم (آیت ۳۲) اللمم کی تفسیر (شہباز حسن)

☆ (: کبیرہ گناہوں کی تعریف (definition)، کبائر کی پہچان کے اصول و مبادی، گناہوں کی صغائر و کبائر میں تقسیم کی شرعی حیثیت، مرتکب کبیرہ اور خلود فی النار، مرتکبِ کبیرہ کی توبہ وغیرہ جیسے موضوعات کی تفصیلات کے لیے دیکھیے راقم الحروف کی کتاب 'فتاویٰ افکارِ اسلامی' کی فصل: گناہانِ کبیرہ، ص: ۵۸۷تا۶۰۸ (شہباز حسن)

☆ب: کبائر کے موضوع پر علمائے کرام نے مستقل کتب بھی تالیف کی ہیں، جن میں امام ذہبی کی الکبائر کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی ہے، راقم الحروف کے پاس اس موضوع پر لکھی گئی تقریباً تیس کتب موجود ہیں۔میرا ایک مضمون ماہنامہ دعوۃ التوحید میں شائع ہوا تھا جس میں ان کبیرہ گناہوں کی ایک فہرست دی گئی تھی، یہ خاص نمبر بعدازاں کتابی شکل میں ''فکرِ آخرت'' کے نام سے شائع ہوا۔یہ گناہ درج ذیل ہیں: شرک، رحمتِ الٰہی سے مایوس ہونا، تدبیرِ الٰہی سے بے خوف ہونا، نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنا، مسلمان کو کافر کہنا، مورتیاں اور مجسّمے بنانا، تقدیر کی تکذیب کرنا، نماز چھوڑنا، جمعہ چھوڑنا، اچھی طرح وضو نہ کرنا، زکوٰۃ ادا نہ کرنا، روزہ چھوڑنا، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا، والدین کی نافرمانی اور انھیں تنگ کرنا، شوہر کی نافرمانی کرنا، قطع رحمی کرنا، حرام کھانا، سودی کاروبار، یتیم کا مال ناحق کھانا، کفن چرانا، چوری کرنا، ڈاکہ ڈالنا، رشوت لینا ⇦⇦⇦

⇦⇦⇦ اور دینا، شراب نوشی ، جوا بازی، مال غنیمت میں خیانت کرنا ،کم تولنا یا کم ماپنا، خنزیر کا گوشت کھانا، مردار کھانا، جنس مخالف کی مشابہت کرنا، مردوں کا ریشم یا سونا پہننا، سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا، جعلی حسن پیدا کرنا، ظلم و زیادتی کرنا، قاضی کا غلط فیصلہ کرنا، دھوکہ دینا، بدکاری کرنا، اغلام بازی کرنا، حلالہ کرنا اور کروانا، دیوث بننا، پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا، قتلِ ناحق، مسلمان کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنا، خودکشی کرنا، جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹی قسم کھانا، اللہ اور رسول ﷺ پر جھوٹ بولنا، باپ کی بجائے اپنے آپ کو کسی اور کی طرف منسوب کرنا، احسان جتلانا، کسی صحابی پر سب و شتم کرنا، خفیہ امور کی ٹوہ لگانا، پاکدامن مومنات پر تہمت لگانا، کسی متعین مومن پر لعنت کرنا، میت پر نوحہ کرنا، جانوروں کا چہرہ بگاڑنا یا ان پر ظلم کرنا، اپنے لیے تعظیمی قیام کو پسند کرنا، مسلمانوں کو تکلیف دینا یا ستانا، پڑوسیوں کو اذیت دینا، جھگڑالو پن، میدان جہاد سے فرار اختیار کرنا، غلام کا بھاگ جانا، اضافی پانی استعمال نہ کرنے دینا، زمین کے نشانات تبدیل کرنا، علمِ دین کو چھپانا، اللہ کے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرنا، غلط رواج پیدا کرنا یا گمراہی کی دعوت دینا، دوغلہ پن، عورتوں کا نیم برہنہ لباس پہننا، اللہ کی شریعت میں حیلے تلاش کرنا۔ (شہباز حسن)


گناہوں کی معافی کا دسواں سبب
رحمتِ الٰہی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَنْ يُنَجِّيَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهٗ))، قالوا: ولا انت يارسول الله! قال: ((وَ لَآ اَنَا، اِلَّآ اَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ، سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَ اغْدُوْا وَ رُوْحُوْا وَ شَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَ الْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا)) [1]

"کسی شخص کو اُس کا عمل نجات نہیں دے سکتا تو صحابہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ کا بھی عمل آپ کو نجات نہیں دے سکتا؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں بھی اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پاؤں گا۔ جب تک کہ اللہ کی رحمت مجھے ڈھانک نہ لے۔ اپنے عمل میں درستگی اختیار کرو، اور حتی الامکان درستگی کے قریب رہو اور صبح و شام اور کسی قدر رات کو عبادت کرو اور اعمال میں میانہ روی اختیار کرو تو اپنے مقصد کو پالو گے۔"

موحد مسلمانوں کی تین قسمیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ﴾ (فاطر:٣٥/ ٣٢)

"ان میں سے ایک اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے، اور ان میں سے ایک متوسط درجے کا ہے اور ان میں ایک وہ ہے جو اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔"

پہلا ظالم لنفسہ ہے، اسے سزا دے کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔
دوسرا مقتصد ہے، اس سے آسان حساب لے کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔
تیسرا سابق بالخیرات ہے، اسے بغیر حساب کے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

[1] بخاری، الرقاق، القصد و المداوة فی العمل، ح:٦٤٦٣ .

مؤلف کی تحریری کاوشیں

۱: احسن الجدال بجواب راہ اعتدال
۲: ردتقلید، قرآن وحدیث اوراقوال ائمہ وعلماء کی روشنی میں
۳: رفع الشکوک والاوہام بجواب۱۲مسائل ۲۰ لاکھ انعام
۴: دل (قلب کی ماہیت)
۵: تفسیر آیت الکرسی
۶: تفسیر سورۃ اخلاص
۷: عورت اوراسلام
۸: پیارے نبی ﷺ کی پانچ پیاری نصیحتیں
۹: مختصر تاریخ اہل حدیث
۱۰: یاایھا الذین اٰمنوا کی تفسیر
۱۱: حجیت حدیث درردموقف انکارحدیث
۱۲: گناہوں کی بخشش کے دس اسباب
۱۳: اپنے بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی ۱۰ وصیتیں (زیرطبع)
۱۴: مقاصد وتراجم ابواب بخاری (زیرطبع)
۱۵: نکات قرآن (۲جلدیں۔ایک ہزارصفحات) (زیرطبع)

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تحریری کاوشیں

۱: فتاویٰ افکارِاسلامی، ۳۱۳سوالات کے جوابات (مطبوع)
۲: تفسیر معارف البیان، سورۃ الفاتحہ اورسورۃ البقرۃ (۱۔۵۰ آیات کی تفسیر) (مطبوع)
۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن ظلم وناانصافی کا شکار ہونے والی عورتوں کے لیے اسوہ صحابیات (مطبوع)
۴: شوقِ عمل، ارکانِ اسلام پرعمل کی ترغیب (مطبوع)
۵: دہشت گردی کی آڑ۔ جہاد پر یلغار (مطبوع)
۶: سجدۂ تلاوت کے احکام اورآیاتِ سجدہ کا پیغام ،اردو میں اس موضوع پر پہلی کتاب (مطبوع)
۷: پریشانیوں اورمشکلات کا حل (حافظ حمزہ کاشف شہباز حسن) (مطبوع)
۸: بدعات کا انسائیکلوپیڈیا (قاموس البدع کا ترجمہ واستدراک) (مطبوع)
۹: صداقت نبوتِ محمدی (دلائل النبوۃ از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)
۱۰: غسل، وضواورنماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء و الغسل و الصلاۃ کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)

۱۱: مقامِ قرآن (میاں انواراللہ رشہباز حسن) (مطبوع)
۱۲: عُلوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی رشہباز حسن) (مطبوع)
۱۳: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی رشہباز حسن) (مطبوع)
۱۴: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالها و احوال اهلها کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)
۱۵: خوش نصیبی کی راہیں (طریق الهجرتین از حافظ ابن قیم کا ترجمہ اور تلخیص وتعلیق) (مطبوع)
۱۶: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (اسلامیات میں پی ایچ ڈی کا مقالہ (زیرِطبع)
۱۷: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنة کا ترجمہ وتعلیق) (مطبوع)
۱۸: اسلام کے بنیادی عقائد ونظریات اور اعمال وآداب، شرح اربعین نووی (زیرِطبع)
۱۹: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافترق-اسبابها و علاجها کا ترجمہ وتعلیق) (زیرِطبع)
۲۰: دنیا ڈھلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل کا ترجمہ) (زیرِطبع)
۲۱: انسان اور قرآن (میاں انواراللہ رشہباز حسن) (زیرِطبع)
۲۲: التأثیر الاسلامی فی شعر حالی (عربی زبان وادب میں عربی مقالہ) (زیرِطبع)
۲۳: اصول الکرخی (ترجمہ) (مطبوع)

نظر ثانی شدہ کتب

۱۔ اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال
۲۔ صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ وشرح)
۳۔ مشکوٰۃ المصابیح (ترجمہ)
۴۔ حدیث اور خدام حدیث از میاں انواراللہ
۵۔ الاسماء الحسنیٰ از میاں انواراللہ
۶۔ المسند فی عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال
۷۔ عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں از مولانا ارشد کمال
۸۔ ذکراللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی
۹۔ حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس
۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت (تخریج وتحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی
۱۱۔ منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات (تخریج وتحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی
۱۲۔ گناہوں کی معافی کے دس اسباب (تخریج وتحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی
۱۳۔ اصول کرخی پر ایک نظر (مولانا محمد ارشد کمال، مولانا یحییٰ عارفی)